سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کاروائی اجلاس منعقدہ یکم اکتوبر ۱۹۹۴ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کاروائی تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۱
۲	۱۔ دعا مغفرت۔	۲
	۲۔ موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کے پینل کا اعلان	۲
	۳۔ رخصت کی درخواستیں۔	۳
۳۔	تحریک التوا نمبر ۱ (مولانا عبدالواسع صاحب)	۴
۴	تحریک التوا نمبر ۲ (مسٹر محمد صادق عمرانی)	۹
۵	سرکاری قانون سازی	۱۲

جلد ساتواں

شمارہ نمبر اوّل

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر	جناب عبدالوحید بلوچ
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر	جناب ارجن داس بگٹی

افسران اسمبلی

۱۔ سیکرٹری	مسٹر اختر حسین خان
۲۔ جوائنٹ سیکرٹری	مسٹر محمد افضل

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔	نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶، جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔	جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔	شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔	میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰، جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ
۵۔	ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲، کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔	میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲، آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔	ملک محمد شاہ مردان زئی	پی بی ۱۳، ژوب قلعہ سیف اللہ	وزیر حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷، تربت I	وزیر تعلیم
۹۔	مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰	مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔	مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶، پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹، قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۳	ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی I کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔	مسٹر عبداللہ بابت	پی بی ۱۱ لورالائی	وزیر جیل خانہ جات لیبر
۱۵۔	مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸ قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔	سردار ثناء اللہ خان زہری	پی بی ۳۰ خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔	میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹، قلات	وزیر زراعت

۱۸	حاجی میر لشکری خان	پی بی ۲۶ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹	نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰	نوابزادہ جنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱	میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲	سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی/زیارت	وزیر بیالڈ واسا
۲۳	سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت
۲۴	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸	ادجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳	ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد/نصیر آباد
۳۴	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد

۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷	مسٹر محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات/مستونگ
۳۸	مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱	سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳	مسٹر ستر ام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس بروز شنبہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۴ء بمطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۱۵ ہجری زیرصدارت جناب عبدالوحید بلوچ اسپیکر۔ بوقت گیارہ بجکر بیس منٹ (قبل از دوپہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

(۱) الفَاتِحَۃ

مَکیۃ وھِیَ سَبعُ ایات

سُورہ فاتحہ مکّی ۔ سات آیتیں

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ

اللہ کے نام سے جو الرحمٰن اور الرحیم ہے

اَلحَمدُ لِلہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ؕ اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ؕ مٰلِکِ یَومِ الدِّینِ ؕ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ نَستَعِینُ ؕ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ ؕ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ ؕ

ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے! جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں) اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں) (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا۔ ان کی نہیں جو بھٹکا دیے گئے) اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

دعائے مغفرت

مولانا عبدالباری ۔ جناب اسپیکر صاحب۔ قائد جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمان صاحب کی والدہ وفات پا گئی ہیں۔ اس طریقے سے کوئٹہ میں جو لوگ مارے گئے قتل ہوئے خاص طور پر سردار چاکر خان ڈومکی صاحب کے دو صاحبزادے انکے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہئیے

جناب اسپیکر جی ؟

(ایوان میں دعائے مغفرت کیگئی)

جناب اسپیکر چونکہ آج سوال وجواب نہیں ہیں اس لئے اس بنا پر وقفہ سوالات ختم کیا جاتا ہے ۔ اب سیکرٹری اسمبلی چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کے پینل کا اعلان

مسٹر اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو رواں اجلاس کے لئے علی الترتیب چیئرمین مقرر کیا ہے۔

۱) جناب ظہور حسین خان کھوسہ

۲) ڈاکٹر سردار محمد حسین صاحب

۳) مولانا عبدالواسع

۴) مسٹر سترام سنگھ

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر ۔ رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہیں تو سیکرٹری اسمبلی پڑھیں

مسٹر اختر حسین خان ۔ (سیکرٹری اسمبلی) صوبائی وزیر صحت سردار محمد طاہر خان لونی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کیلئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کیگئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب محمد ایوب بلیدی صاحب ، سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ لہذا انہوں نے یکم اکتوبر سے چھ اکتوبر تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیا جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب عبیداللہ جان بابت صاحب ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ انہوں نے یکم تا دس اکتوبر اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب امیر شاہ سردار زئی صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس لیئے انہوں نے آج کی اجلاس میں رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ جناب سعید احمد ہاشمی صوبائی وزیر کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں ۔ اسلیئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک التواء نمبر ۱ (از مولانا عبدالواسع صاحب)

جناب اسپیکر ۔ مولانا عبدالواسع صاحب اپنی تحریک التوا پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع ۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپکے توسط سے درج ذیل تحریک التوار پیش کرنا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں صوبائی محکمہ ٹیکسیشن سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بلوچستان کی وہ ایجنسیاں جو کہ ابھی تک موٹر وہیکلز ٹیکس سے مستثنیٰ تھیں اب ان پر موٹر وہیکلز ٹیکس لاگو کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ چونکہ حالیہ دنوں میں عوام کے علم میں آیا ہے لہذا یہ حالیہ واقع پذیر عوامی مسئلہ ہے اور عوامی حلقوں میں اس مسئلے سے متعلق کافی بے چینی محسوس کی جارہی ہے۔ اور سراسر بے انصافی ہے کیونکہ ان ایجنسیوں کے عوام پر ایک طرف اندھی تنابکیت عرصے سے مسلط چلی آرہی ہے۔ دوسری طرف ان مراعات سے بھی محروم کئے جارہے ہیں۔ جو کہ اس اند سسٹم کے عوض میں دی گئی تھیں عوامی حلقوں میں شدید اضطراب اور ردعمل پایا جاتا ہے۔

لہذا آپ کے توسط سے ہم یہ مسئلہ زیر بحث لانا چاہتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے اور اس مسئلے پر اظہار خیال کا پورا پورا موقع معزز اراکین کو فراہم کیا جائے تاکہ وہ اپنے عوام کی نمائندگی کا حق ادا کرسکیں والسلام۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک التوار میں آپ کے توسط سے درج ذیل تحریک التوار پیش کرنا چاہتا ہوں کہ حال ہی میں صوبائی محکمہ ٹیکسیشن سے معلوم ہوا ہے کہ صوبہ بلوچستان کی وہ ایجنسیاں جو کہ ابھی تک موٹر وہیکلز ٹیکس سے مستثنیٰ تھیں اب ان پر موٹر وہیکلز ٹیکس لاگو کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ چونکہ حالیہ دنوں میں عوام کے علم میں آیا ہے لہذا یہ ایک حالیہ واقع پذیر عوامی مسئلہ ہے اور عوامی حلقوں میں اس مسئلے سے متعلق کافی بے چینی محسوس کی جارہی ہے۔ اور سراسر بے انصافی ہے کیونکہ

ان ایجنسیوں کے عوام پر ایک طرف اندھی قبائیلیت عرصے سے مسلط چلی آ رہی ہے دوسری طرف ان مراعات سے بھی محروم کیے جا رہے ہیں۔ جو کہ اس اندھے سسٹم کے عوض میں دی گئی تھیں۔ عوامی حلقوں میں شدید اضطراب اور ردِّعمل پایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب آپ اپنی تحریک التوار کی ایڈمیزا بلیٹی پر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع۔ جناب اسپیکر۔ اسوقت عوام پر جو ٹیکس لاگو کیا گیا ہے۔ اس صوبے اور اس ملک پر مارشل لا رکا دور بھی آیا اس صوبہ پر غیر جماعتی نمائندے بھی گذر گئے کئی قسم کے عوامی نمائندے جو اپنے آپ کو عوامی نمائندے سمجھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ یہ جرّت نہیں کر سکے کہ اس عوام پر ایجنسیوں پہ یہ ٹیکس لاگو کیا گیا لیکن آج کل ہمارے صوبے کے عوامی نمائندوں کی حکومت جو اپنے آپ کو عوامی نمائندے کہتے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم عوامی نمائندے ہیں۔ یہ جمہوری دور ہے جمہوری حکومت ہے لیکن اس نے یہ جرّت کی ہے کہ یہ ناجائز اور ناروا ٹیکس لاگو کیا گیا جناب اسپیکر صاحب، اس معزز ایوان اور اس معزز رکن سے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ کریں کہ جن اضلاع میں قبائیلیت ہے سرداری نظام ہے۔ سرداری سسٹم ہے۔ لوابیت ہے۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب آپ اسکی ایڈمیزابیلٹی پر بات کریں۔ (مولانا عبدالواسع صاحب کا مائیک بند کیا گیا)

مولانا عبدالواسع ۔ میں قبائیلیت کے نظام پر ....

جناب اسپیکر ۔ مولانا صاحب میں نے آپکو تقریر کی اجازت نہیں دی ہے اسلئے آپ صرف اپنی تحریک کی ایڈمینزابیلیٹی پر بات کریں آپ یہ بتائیں کہ قبائیلیت اسکی ایڈمینزابلیٹی تو نہیں ہے؟ آپ یہ بتائیں کہ یہ کس قانون کے تحت ایٹنزایبل ہے

مولانا عبدالواسع ۔ عوام پر سرداروں اور نوابوں ....

جناب اسپیکر ۔ مولانا صاحب اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ خود اسکے قانونی پہلو سے ناواقف ہیں۔ کیونکہ آپ اسکی ایڈمینزابیلیٹی پر بات ہی نہیں کر رہے ہیں آپ تو قبائیلیت پر بات کر رہے ہیں۔ آپ صرف یہ بتائیں کہ اسے کس قانون کے تحت ختم کیا جائے۔ پہلے یہ کس قانون کے تحت لاگو کیا گیا تھا اور اب اس ٹیکس کو کس قانون کے تحت لاگو کیا گیا ہے۔ آپ اس پر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع ۔ پہلے عوام پر ٹیکس ہیں۔ عوام دو ٹیکس نہیں برداشت کر سکتے یہ تو پہلے سے واضح ہے کہ یہ قبائیلیت کی وجہ سے قبائیلی ایجنسیوں کی وجہ سے کیونکہ انکو بعض مراعات دی گئی تھیں لیکن اب وہ کس قانون کے تحت یہ ٹیکس لگا رہے ہیں۔؟ مجھے اسکا قانون بتادیں بس۔

جناب اسپیکر :- اچھا آپ بیٹھ جائیں ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے ۔ میں مولانا صاحب کی تحریک جو انہوں نے پیش کی ہے ۔ مخالفت کرتا ہوں ۔ اور ٹیکنیکل طور پر اپوز کرتا ہوں ۔ جو ہمارے قواعد وانضباط کار ہیں ۔ اس کے رولز نمبر ۲، ان کی سب کلاز ۶ کے تحت تحریک التواء کا تعلق ایسے مسئلے سے نہیں ہونا چاہیئے جیسے صرف قانون سازی کے ذریعے ہی حل کیا جاسکتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیکنیکلی Technically تحریک التواء نہیں بنتی ہے ۔ اس کی تھوڑی سی بات میں تشریح اس طرح کرونگا جو یہ نوٹیفیکیشن ہوا ہے اسے یہ نہیں سمجھ سکے ہیں ۔ یہ کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے ۔ یہ موٹر وہیکلز ٹیکس کوئی نیا ٹیکس نہیں ہے ۔ یہ موٹر وہیکلز ٹیکسیشن ایکٹ ۱۹۵۸ کا جو دائرہ کار ۱۹۷۲ سے وسیع کیا گیا ہے ۔ اس دوران بلوچستان گورنمنٹ نے اسے روکا تھا ۔ اور اس پر عملدرآمد نہیں ہونے دیا تھا ۔ اب یہ ہوا ہے کہ جو نیا نوٹیفکیشن ہوا ہے ۔ اس نوٹیفکیشن میں پچھلے جو ڈیوز dues تھے جو واجبات تھے ۔ اس کے لئے گورنمنٹ آف بلوچستان نے کہا کہ ۱۹۷۲ سے لیکر آج تک جو واجبات ہیں ۔ انہیں ہم واپس نہیں لیتے ہیں ۔ بلکہ ان کے نئے سرے سے ہم ٹیکس لیں گے ۔ یہ جو نوٹیفکیشن ہے ۔ اسے مولانا صاحب صحیح طریقے سے نہیں سمجھ سکیں ۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں ہم انہیں معاف نہیں کریں ۔ جو ان پر پچھلے بیس سال کے واجبات ہیں ۔ اگر آپ بدقسمتی سے اس حکومت کو مارشل لاء اور پچھلی غیر جماعتی حکومت سے تقابل کریں تو یہ بدقسمتی ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیکنیکلی (Technically) یہ تحریک التواء (فیزیبل Feasible) نہیں ہے ۔

جناب اسپیکر

موٹر وہیکلز ٹیکسیشن ایکٹ ۱۹۵۸ء کا اطلاق بلوچستان ریگولیشن ۳/۱۹۷۳ء کے تحت گورنر بلوچستان اور صدر پاکستان کی منظوری سے بلوچستان کے قبائلی علاقوں پر کیا گیا ہے مگر بعد میں حکومت بلوچستان نے اپنے ایک نوٹیفیکیشن مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۷۸ء کے ذریعے بلوچستان کے قبائلی علاقوں پر موٹر وہیکلز ٹیکسیشن ایکٹ کا اطلاق معطل کر دیا تھا۔ اس کے بعد حکومت بلوچستان نے اپنے ایک حکم کے ذریعے ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء کو معطلی کا حکم نوٹیفیکیشن کے اجراء کی تاریخ سے واپس لے لیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ ۷ دسمبر ۱۹۷۸ء اور ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء کے درمیانی عرصہ کی بابت موٹر گاڑیوں پر یہ ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء سے یہ ٹیکس واجب الادا ہے۔ یہ ایک مسلمہ پارلیمانی پریکٹس ہے کہ اگر حکومت کسی قانون کے تحت کوئی اقدام کرے تو یہ اقدام تحریک التواء کا موضوع نہیں بن سکتا ہے۔ اس بنا پر میں اس تحریک التواء کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں نیز چونکہ یہ اقدام قانون کے تحت کیا گیا ہے اس لیے قانون میں ترمیم کر کے ہی اس فیصلہ کو روکا جا سکتا ہے۔ اس بنا پر یہ تحریک التواء قاعدہ ۷۲ (ا-ح) کے تحت خلاف ضابطہ ہے۔

جناب اسپیکر

تحریک التواء نمبر ۲ جناب محمد صادق عمرانی صاحب پیش کریں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی

جناب اسپیکر! میں تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۴ء کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں "کیا وردی کا مطلب غنڈہ گردی ہے" کے عنوان سے شائع ہونے والی اس اخباری بیان کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صوبائی انتظامیہ کے اہلکار

معزز شہریوں کو بلا جواز تنگ کر رہے ہیں۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر

تحریک یہ ہے کہ میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں "کیا وردی کا مطلب غنڈہ گردی ہے" کے عنوان سے شائع ہونے والی اس اخباری بیان کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ صوبائی انتظامیہ کے اہلکار معزز شہریوں کو بلا جواز تنگ کر رہے ہیں۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر

صادق عمرانی صاحب آپ اس تحریک کی ایڈمیزیبلٹی پر بات کریں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی

جناب اسپیکر! گذشتہ روز اخبار کے سٹیر ٹارکن کے ساتھ انتظامیہ کے ایک سرکاری اہلکار نے انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیے جب وہ دفتر سے واپس اپنے گھر جا رہے تھے اور انہیں پریشان کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ یہاں پہ ہر وقت لوگوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ اور یہاں پہ یہ کہا جا رہا ہے کہ چونکہ بگٹی اور رئیسانی قبائل کے درمیان جو قبائلی تصادم ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں کو ناجائز ہراساں کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے جو اقدامات صوبے میں کیے ہیں اور خصوصاً کوئٹہ میں ہم اس نظر یہ سے دیکھتے آتے ہیں کہ کوئٹہ بیروت بنا ہوا ہے۔ اگر اس وقت سے ان اقدامات پر سختی سے عملدرآمد کیا جاتا تو یہ واقعات رونما نہیں

ہوتے حکومت نے یہ اچھا اقدام کیا ہے۔ اور یہاں پر اسلحہ پر مکمل پابندی عائد کی ہے جہاں پر اسلحہ پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے وہاں لوگوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ وہاں یہ اقدامات بھی کیے جائیں۔ اور انتظامیہ کو ہدایت کی جائے کہ جو معزز شہری ہے انہیں تنگ نہ کرے کیونکہ یہ دونوں اقدامات حکومت کی ذمہ داری میں شامل ہیں اس طرح کوئٹہ کے علاوہ بھی بعض جگہوں پر خصوصاً میں اپنے علاقے نصیر آباد کا ذکر کروں گا۔

جناب اسپیکر

صادق عمرانی صاحب آپ نے جو تحریک پیش کی ہے آپ اپنی بات کو اس تک محدود رکھیں

قائد ایوان نواب ذوالفقار علی مگسی

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے۔ میں صادق عمرانی صاحب سے یہ عرض کرونگا کہ وہ اپنی تحریک پر زور نہ دیں۔ جس واقعہ کا ذکر اخبار کے ذریعے رونما ہوا ہے۔ اس کی میں انکوائری کروں گا اگر کسی آفسر نے بدتمیزی کی ہے کسی جرنلسٹ کے ساتھ تو اس کے خلاف ہم اقدام ضرور اٹھائیں گے۔

جناب اسپیکر

قائد ایوان کی اس یقین دہانی کے بعد امید ہے کہ آپ اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے۔ محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دے رہے ہیں۔

مولانا عبدالباری

جناب اسپیکر! کل سے ایم پی اے ہوسٹل اور اسمبلی میں پانی نہیں مل رہا ہے کیونکہ

یہاں پر ٹرباسن خراب ہو گیا ہے۔ ہمارے اسمبلی والے جب سی اینڈ ڈبلیو (C&W) سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ تیار ہے تھے کہ فنانس والے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب اسپیکر

مولانا صاحب یہ مسئلہ اجلاس سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ اس بارے میں آپ مجھے کہہ دیں۔

مولانا عبدالباری

جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پر رولز کے مطابق بول سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر

کوئی پوائنٹ آرڈر نہیں بنتا ہے رولز کے تحت۔

سرکاری قانون سازی

جناب اسپیکر

بلوچستان سمندری ماہی گیری کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء (مسودہ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۹۴ء)۔

وزیر ماہی گیری و ساحلی ترقی بلوچستان سمندری ماہی گیری کا ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۹۴ء پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک وزیر تعلیم

اسپیکر صاحب! وزیر متعلقہ بیمار ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو میں

اسے پیش کر دوں۔ نہیں تو اسے ڈیفر کریں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر مالک صاحب اس مسودہ قانون کو پیش کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک وزیر تعلیم

جناب اسپیکر! میں بلوچستان سمندری ماہی گیری کے (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر بلوچستان سمندری ماہی گیری کا (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء پیش ہوا۔ وزیر ماہی گیری و ساحلی ترقی بلوچستان مسودہ قانون نمبر ۱۲ کے بابت اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔ ڈاکٹر عبدالمالک۔

ڈاکٹر عبدالمالک وزیر تعلیم

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

بلوچستان سمندری ماہی گیری کے (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ

بلوچستان سمندری ماہی گیری کے (ترمیمی) مسودہ قانون ۱۹۹۴ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے

سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر ـــــــ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر (قبل دوپہر) مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء (بروز شنبہ) تک کے لیے ملتوی ہو گیا۔